تاریخ و سیر

جناب پروفیسر غلام نبی عارف صاحب گورنمنٹ ڈگری کالج بلغنابہ جوہر

قسط (۲)

نواب سید صدیق الحسن خاںؒ کی عربی زبان میں

دینی اور ادبی خدمات

حضرت نواب صاحب کا دور کتاب و سنت کے داعیوں سے یکسر خالی نہ تھا۔ بہت سے علمائے سنت اور مجتہدینِ امت ایسے موجود تھے جو سنتِ رسول اللہ سے عشق رکھتے تھے۔ ان کی صبحیں اور شامیں توحید کی تبلیغ و اشاعت اور ردِ شرک اور تبلیغ میں گزرتی تھیں۔ ان پاکانِ امت کے تذکروں سے تاریخ اسلام کے عنوانات بنے۔ سفر میں شرک کی سعادت تو بہت رہروؤں کو حاصل ہوئی مگر منزل کا وصال اصحابِ عزائم کا حصہ بنا۔ آپ کا زندہ جاوید کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے خالص احکامِ قرآنی اور علومِ سنت کو نہایت سلیقے اور ترتیب سے (عبادات سے لے کر معاملات تک) تحریر کے سانچوں میں ڈھال کر ہمیشہ کے لیے انہیں محفوظ و مصئون کر دیا اور طرہ یہ کہ آپ نے اپنی مؤلفات میں شریعتِ مطہرہ کو اقوال الناس و آراء الرجال کی ملاوٹ سے منقّٰی و مصفّٰی کر کے پیش کیا ہے۔ آپ کی شہرۂ آفاق عربی کتب کی تفصیل ذیل میں پیش کی جاتی ہے۔

۱۔ فتح البیان فی مقاصد القرآن:

یہ کتاب دس ضخیم جلدوں میں قرآنِ حکیم کی تفسیر ہے جو بھوپال و مصر سے طبع ہوئی۔ اور تمام عالمِ اسلامی میں بڑی تیزی کے ساتھ اس کی اشاعت ہوئی۔ اب بیروت میں بھی اعلیٰ قسم کے کاغذ پر چھپ چکی ہے۔ جو قاری اس تفسیر کا بنظرِ تعمق مطالعہ کرے گا اس کے سامنے اس کی یہ خوبیاں نمایاں ہو جائیں گی کہ یہ تفسیر روایت و درایت کی جملہ اعلیٰ صفات پر مشتمل ہے۔ اس میں صحیح روایات کا ذخیرہ بھی موجود ہے اور آیاتِ قرآنی کے رموز و اسرار کو بڑے حکیمانہ آسان پیرایہ بیان میں پیش کیا گیا ہے۔ نواب صاحب نے خود اس تفسیر کی خصوصیات ابتدائے کتاب میں درج کی ہیں:

"تفسیر میں جن امور کی ضرورت و حاجت ہوتی ہے۔ یہ کتاب ان تمام پر

مشتمل ہے۔ یہ تفسیر دراصل کئی تفاسیر کا خلاصہ ہے۔ بایں معنٰی کہ جو علمی نکات وفوائد متعدد تفاسیر میں منتشر تھے۔ ان تمام کو اس کتاب میں یکجا کر دیا گیا ہے، اس میں روایت کی صحت اور درایت کی باریکیوں اور نزاکتوں کو مکمل طور پر پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔ اگر اس دعوے کی صداقت کا تجربہ کرنا ہے تو تمام کتبِ تفاسیر کا تقابلی مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہو گی کہ بعض مفسر صرف روایات کا سہارا لیتے ہیں اور بعض صرف درایت پر اعتماد و اکتفا کرتے ہیں۔ ان دونوں قسم کی تفاسیر کے تقابلی مطالعہ کے بعد میری اس تفسیر کا مطالعہ کیا جائے تو آنکھوں والے کے سامنے صبحِ صادق کی طرح یہ حقیقت ظاہر ہو جائے گی کہ یہ کتاب سب کا لب لباب ہے۔ یہ طلبہ کے لیے ذخیرۂ معلومات، عقلمندوں اور دانشوروں کے لیے سرمایۂ تحقیق اور ماہرین کے لیے قابلِ تقلید ہے۔[1]

اس تفسیر کا خوب صورت اعلیٰ کاغذ پر ایک نیا ایڈیشن ۱۹۶۵ء میں قاہرہ (مصر) سے دس جلدوں میں طبع ہو کر اصحابِ علم کے ہاتھوں پہنچا۔ برِ صغیر میں تمام تفاسیر میں اس کو ایک امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ نواب صاحب نے ابتدائے کتاب میں فنِ تفسیر کے اصول و قواعد اور تاریخ تفسیر کے مختلف ادوار کے بارے میں مفید معلومات کا ذخیرہ ضبطِ تحریر کیا ہے۔ یہ اندازِ تفسیر دوسرے مفسرین کے ہاں نظر نہیں آتا۔ آپ اس فنِ تفسیر کی تعریف کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"هُوَ عِلْمٌ بَاحِثٌ عَنْ نَظْمِ نُصُوصِ الْقُرْاٰنِ وَاٰيَاتِ سُوَرِ الْفُرْقَانِ بِحَسَبِ الطَّاقَةِ الْبَشَرِيَّةِ وَبِوَفْقِ مَا تَقْتَضِيْهِ الْقَوَاعِدُ الْعَرَبِيَّةُ!"

"یہ وہ علم ہے جس میں بقدرِ انسانی استعداد عربی قواعد وضوابط کے موافق نصوص قرآن کا باہم ربط و تعلق اور آیات کی توضیح و تشریح کی جاتی ہے۔"[2]

نواب صاحب قرآنِ مجید کے بارے میں صوفیاء کے کلام کو تفسیر کا درجہ نہیں دیتے۔ ممکن ہے کہ ان کے پیشِ نظر ہندی علماء کی لکھی ہوئی چند تفاسیر ہوں، ان کا کہنا ہے:

"وَاَمَّا كَلَامُ الصُّوْفِيَّةِ فِي الْقُرْاٰنِ فَلَيْسَ بِتَفْسِيْرٍ!"

---

[1] فتح البیان فی مقاصد القرآن ج ۱ ص ۱۲، ۱۳

[2] ایضاً مقدمہ تفسیر ۱: ۷

کہ "قرآن میں صوفیاء کے کلام کو تفسیر کا مقام حاصل نہیں ہے۔"[۱]

آپ نے قدیم تفاسیر سے زیادہ استفادہ کیا ہے۔ خصوصاً امام شوکانیؒ کی تفسیر فتح القدیر سے۔ الفاظِ قرآن کی لغوی تشریح، جملوں کی نحوی ترکیب اور کلام اللہ کے اعجاز اور فصاحت و بلاغت کے پہلو کو خوب نمایاں کرتے ہیں نیز اسمائے سور کی تشریح، وجوہِ تسمیہ، اسبابِ نزول، مضامین اور فضائلِ سور کو پوری شرح و بسط سے تحریر فرماتے ہیں۔

جب یہ تفسیر علماء و فضلاء کے علم و مطالعہ میں آئی تو انہوں نے اس کو بنظرِ استحسان دیکھا اور اس کی خوب مدح کی۔ ان مادحین میں سے فنِ تفسیر کے عظیم امام مفتی حدیدہ شیخ یحییٰ بن محمدؒ کے "تاثرات بیان کر دینا کافی ہوگا۔ ان سے نواب صاحب کی منزلت اور اعلیٰ مقام کا پتہ چلتا ہے۔

"میں نے تفسیر کے ربع اول کو نہایت غور و خوض سے پڑھا ہے، میں نے اس کو اعلیٰ درجہ کی تفسیر پایا ہے۔ ترکیب و ترتیب میں محکم۔ تمام مباحثِ علوم پر حاوی اور اربابِ نظر و بصیرت کے لیے سہل التاویل، مصنف نے اس میں عجیب اور بڑا معنی خیز انداز اختیار کیا ہے۔ مقصد کو واضح اور آسان طریق سے پیش کیا گیا ہے۔ قاری پہلی ہی نظر میں معنی و مراد تک پہنچ جاتا ہے اور اسے زیادہ زحمتِ غور و فکر نہیں اٹھانا پڑتی جیسا کہ قدماء کی تفاسیر کا حال ہے۔ اس کے تمام مباحث آسان پیرایۂ بیان میں پیش کیے گئے ہیں جن کے سمجھنے میں کوئی صعوبت اور دشواری پیش نہیں آتی۔ انہوں (نواب صاحب) نے اپنے حسنِ تحریر سے اللہ کی کتاب کے بھیدوں کو آشکارا کر دیا اور سلکِ تحریر میں موتیوں کو پرو کر عجائباتِ قرآن کو ظاہر کر دیا۔"[۲]

میں اس تقریظِ دلپذیر پر اکتفاء کرتا ہوں ورنہ کتنے ایسے اہل قلم ہیں جنھوں نے اس تفسیر کے محاسن و محامد بیان کیے ہیں۔

ابجد العلوم: یہ نواب صاحب کی ایک مفید کتاب ہے جس کا نام ابجد العلوم ہے۔

---

[۱] فتح البیان ۱/۱۲، [۲] قرۃ الاعیان و مسرۃ الاذہان فی مآثر النواب ص ۹۰ مطبعۃ الجوائب قسطنطنیہ۔

میں نے اس کتاب کا مطالعہ دورانِ تحصیلِ علم دار العلوم اوڈانوالہ میں بالاستیعاب کیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی میں نے مقدمہ ابنِ خلدون کا مطالعہ بھی کیا۔ جس سے مجھ نامراد پر علم کی کئی راہیں کھلیں۔ ابجد العلوم بڑی تختی کے ۹۸۲ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔ اس کتاب کا سنِ تحریر ۱۸۷۳ء (۱۲۹۰ ہجری) ہے۔ اور مطبع شاہجہانی میں ۱۸۷۸ء (۱۲۹۵ھ) کو ریاست بھوپال کی طرف سے پہلی بار طبع ہوئی۔ اس کتاب کے تین حصے ہیں۔ پہلے حصے کا نام "احوال العلوم المسمیٰ بالوشی المرقوم" ہے جس میں مختلف علوم کی تاریخ، تدوین اور ان کے فضائل کا بیان ہے۔ دوسرے حصے کا نام "السحاب المرکوم الممطر بانواع الفنون واصناف العلوم" ہے۔ اس میں علوم کے نام، تاریخ اور ان کے محاسن و فوائد اور قدر و منزلت کا بیان ہے اور تیسرے حصے کا نام "الرحیق المختوم من تراجم ائمۃ العلوم" ہے۔ اس آخری حصے میں کئی اصحابِ علم و فن اور ان کی خدمات کا تذکرہ ہے۔ اس حصے کے اختتام پر نواب شاہ جہاں بیگم کے سوانح حیات اور ان کی علم دوستی کا ذکر بہت خوبصورت الفاظ میں مرقوم ہے۔

التاج المکلل:

یہ کتاب ۵۴۳ علمائے اعلام کے تراجم پر مشتمل ہے اور ان علمائے حدیث کے ذکرِ خیر سے مزین جن کو علومِ نبوت سے بے پناہ تعلق خاطر تھا۔ مؤلف محترم خود اس کتاب کے مقدمہ میں بایں طور اس حقیقت کو بیان کرتے ہیں:

> "یہ کتاب اس مبارک گروہ کا تذکرہ ہے جو احادیثِ نبویہ کا علم رکھتے ہیں اور فرمانِ مصطفےٰ پر عمل کرتے ہیں۔ اس میں ان کے ان فضائل و مناقب کو پیش کیا گیا ہے جن کی طلبۂ علم کو ضرورت ہوتی ہے کہ وہ اس امت کے اسلاف کی سیرت و عمل کے واقعات سے آگاہ ہوں کہ وہ کس طرح دلیل (کتاب و سنت) پر عامل اور تقلید کے تارک اور رجال کی قیل و قال سے بے نیاز تھے"

اس کتاب کے مطالعہ سے قاری کے دل میں حدیثِ رسول اللہ سے والہانہ تعلق و محبت پیدا ہوتی ہے۔

۴۔ لقطۃ العجلان مما تمس الی معرفۃ حاجۃ الانسان:

یہ بھی نواب صاحب مرحوم کی، تاریخ کے بارے میں بہت اہم اور مفید کتاب ہے۔

شیخ ابراہیم آفندی نے اس کی تلخیص کی ہے اور مطبعۃ الجوائب قسطنطنیہ سے طبع کرایا ہے شیخ آفندی نواب صاحب کے مداحوں میں سے ہیں۔ انہوں نے اس کتاب کے مضامین و مباحث کا ذکر درج ذیل انداز میں کیا ہے:

"انہوں نے اس میں راتوں، دنوں، مہینوں اور سالوں کو بیان کیا ہے اور کئی درجہ بلند پروازِ فکر کرتے ہوئے گھنٹوں کی دقائق میں تقسیم کی ہے۔ اس میدانِ تحقیق میں سہل ممتنع اسلوبِ بیان اختیار کیا ہے۔ انہوں نے قوموں، ملکوں اور سلطنتوں کے آغاز سے بحث کی ہے۔ متعدد قوموں اور نسلوں کا ذکر اور ان کے انساب و اصول کی تاریخ کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ ان حقائق کی تحریر میں ان کا قلم حیرت کی حد تک کامیاب رہا۔"

عون الباری لحل ادلۃ البخاری:

علامہ ابو العباس احمد شرجی نے صحیح بخاری کی تلخیص کی تھی اور اس کا نام (التجرید الصریح لاحادیث الجامع الصحیح) رکھا تھا۔ حضرت نواب صاحب نے اس تلخیص کی شرح کی اور "عون الباری لحل ادلۃ البخاری" کے نام سے اسے مطبع صدیقی بھوپال ۱۲۹۹ھ میں طبع کرا کر شائع کیا۔ دوسری دفعہ یہ شرح قاہرہ مصر میں شائع ہوئی اور اس کے حاشیہ پر نیل الاوطار کا پورا متن تھا۔ اب حال ہی میں شیخ عبداللہ بن ابراہیم انصاری کی زیرِ نگرانی حکومتِ قطر نے اس شرح کو شائع کیا ہے۔ مؤلف محترم نے گروہی اور مسلکی تعصب سے بالاتر ہو کر یہ کتاب لکھی ہے تاکہ سنتِ رسولؐ کی ترجمانی کا صحیح حق ادا کیا جا سکے۔

السراج الوہاج من کشف مطالب صحیح ابن الحجاج (طبع صدیقی بھوپال ۱۳۰۲ھ)

یہ کتاب حافظ عبدالعظیم المنذری کی تلخیص (ای صحیح مسلم) کی شرح ہے۔ جس طرح حضرت نواب صاحب نے علامہ شرجی کی تجرید البخاری کی شرح کی تھی۔ اسی طرح انہوں نے علامہ منذری کی تلخیص کی شرح لکھی ہے۔ نواب صاحب اس شرح کے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ یہ تلخیص مجھے مولانا محمد بن عبدالعزیز جعفری کی عنایت سے ملی جو بھوپال مچھلی شہر کے قاضی تھے۔ یہ شرح امام نووی کی شرح صحیح مسلم اور دوسری شروح احادیث کو مدِ نظر رکھ کر لکھی گئی ہے۔ یہ شرح دو ضخیم جلدوں میں ہے۔ اب حال ہی میں حکومتِ کویت کی وزارت اوقاف نے مختصر منذری کو شیخ الاسلام علامہ محمد ناصر الدین البانی کی تحقیق کے ساتھ شائع کیا ہے انہوں نے بھی اسی اختصار کو اختیار کیا ہے جو حضرت نواب صاحب نے اپنی کتاب "السراج الوہاج"

میں کیا ہے۔ علامہ البانی نے اس نسخے کی بہت تعریف کی ہے اور اس کو اختیار کرنے کی وجوہ بھی لکھی ہیں[1]۔

نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام :

حضرت نواب صاحب نے سورتوں کی ترتیب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے آیات قرآن سے فقہی انداز میں احکام کا استخراج کیا ہے اور پھر ان مسائل و احکام کے بارے میں محدثین کے فتاویٰ اور فیصلوں کو بڑی اہمیت دی ہے۔ کتب صحاح ستہ کے علاوہ دوسری کتب روایت کی احادیث کو بھی پیش کرتے ہیں۔ اس کتاب کے مطالعہ سے نواب صاحب کی فقیہانہ بصیرت کا پتہ چلتا ہے کہ ایک بلند پایہ مجتہد کی تمام شروط ان میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں اور ان کو براہِ راست کتاب اللہ سے مسائل و احکام کے استخراج پر بڑی قدرت حاصل ہے۔ یہ پوری کتاب جو ۴۳۵ صفحات پر مشتمل ہے، فقہ القرآن پر ایک عظیم اور نادر تحقیق ہے۔ آپ نے ۲۴۸ آیاتِ قرآنی سے فقہی مسائل و احکام کا استخراج کیا ہے۔ آپ نے آیاتِ احکام کی تعداد کے بارے میں علماء کا اختلاف بھی نقل کیا ہے۔ اس کتاب کے بعد آپ نے تفسیر "مقاصد القرآن" لکھی۔ جس میں ان احکام کی مزید وضاحت کی ہے۔ پہلے یہ کتاب بھوپال میں شائع ہوئی تھی، اب اسے شعبہ التالیف والتصنیف جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن (فیصل آباد) کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔

ظفر اللاضی بما یجب فی القضاء علی القاضی : طبع مکتبہ سلفیہ لاہور ۱۴۰۲ھ / ۱۹۸۱ء

اسلامی حکومت کے قیام کے ساتھ ہی تنفیذِ حدود و تعزیرات اور تصفیہ خصومات کا مرحلہ پیش آجاتا ہے۔ اسلام کی تو بنیاد ہی عدل و انصاف کو دنیا میں قائم کرنے پر ہے۔ اسلام نے تمام مسائل و مشکلات کا حل پیش کیا ہے۔ دیوانی مقدمات ہوں یا فوجداری۔

حضرت نواب صاحب کی یہ کتاب قانون دان حضرات کے لیے وسیع معلومات کا ذخیرہ ہے۔ اس میں قضاء و فیصلہ کی اہمیت کتاب و سنت کی روشنی میں واضح کی گئی ہے۔ قاضی کے آداب و شروط کی تفصیل دی گئی ہے۔ حاکم و شہود کی صفات سے بھی بحث کی گئی ہے۔ پاکستان میں قانون کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے سلسلے میں اس کتاب کی اشاعت

[1] مقدمۃ المحقق ص ہ (مختصر منذری)

کی اشد ضرورت تھی جو مکتبہ سلفیہ نے پوری کر دی۔ بہت عمدہ سفید کاغذ پر اعلیٰ طباعت میں پیش کی گئی ہے۔ یہ کتاب ۲۲۰ صفحات پر مشتمل ہے۔
مدعی۔ مدعیٰ علیہ اور دعویٰ۔ قسم و شہادت کے بارے میں بہت عمدہ معلومات درج ہیں۔
آخر کتاب میں امام ابن تیمیہؒ کا اکل حلال کے بارے میں فتویٰ بھی نقل کیا گیا ہے۔

اکلیل الکرامۃ فی تبیان مقاصد الامامۃ (مطبع صدیقی بھوپال صفحات ۲۴۸)

اس کتاب میں جن مباحث و مسائل کو پیش کیا گیا ہے وہ حسب ذیل ہیں،
امامت و خلافت کا معنیٰ و مفہوم، خلافت ملوکیت میں کب تبدیل ہوئی! بیعت کا معنیٰ اور ولایت عہد، ائمہ و خلفاء کا نصب و تقرر، امام کے لیے شروط و آداب، خلافت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کی بحث۔ صدقات اور اموالِ غنیمت و فئی کا حصول اور اُن کی شرعی تقسیم حدود و حقوق کا قیام، چور، زانی اور شرابی کو حد لگانا، شرعی احکام و فرائض کی خلاف ورزی کرنے والوں سے نپٹنے کے طریقے، اسلامی شہروں کی حدبندی اور شہریوں کے حقوق و فرائض، نئی تعمیرات کے بارے میں شرعی احکام۔ ظلم و جور کی مختلف اقسام اور شکلیں اور ان کو روکنے کے ذرائع، تاجروں سے تجارتی ٹیکس اور زمین کے مالیہ پر بحوث۔ غیر مسلموں کے ساتھ اور دوسری عالمی حکومتوں کے ساتھ تعلقات، کا باب۔

کتاب اپنی فنی خوبیوں کی وجہ سے اس قابل ہے کہ اسے حرزِ جان بنالیا جائے۔
کتاب کے آخر میں مؤلف محترم کے صاحبزادے علامہ سید علی حسن کے چند تعارفی کلمات ہیں اور اسی طرح آخر میں ایک عقیدت مند شاعر محمد خاں کے وجد انگیز ۲۶ اشعار رقم ہیں، ان کا قلم محبت کی روشنائی میں ڈوبا ہوا ہے۔ پڑھنے والے پر بھی شاعر کے جذبات طاری ہو جاتے ہیں۔ ان فارسی اشعار کا سلیس اردو ترجمہ میں کسی وقت شائع کر دوں گا۔

الجنۃ فی الاسوۃ الحسنۃ بالسنۃ (مطبع سکندری صفحات ۱۰۸)

اس کا موضوع فتویٰ اور مفتی ہے، اس میں فقہائے صحابہؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ، مفتیانِ مکہ، مدینہ، کوفہ، بصرہ، یمن، شام، مصر کا بیان ہے۔ فتویٰ میں کتاب و سنت کی اہمیت و مقام، مذموم قیاس و رائے کی تشریح، مجتہد کی تعریف اور اس کے لیے شروط، ائمہ اربعہؒ کا اجتہاد، تقلید کا رد، مفتیوں کی اقسام وغیرہ مباحث کا ذکر ہے۔

قصد السبیل الی ذم الکلام والتاویل، اس مختصر رسالے میں علمِ کلام اور تاویل کی مذمت

کی گئی ہے اور کتاب وسنت پر عمل کرنے کی تلقین کی گئی ہے نیز اہلِ فلسفہ سے الگ رہنے کو کہا گیا ہے۔ اس کے ۲۱ صفحات ہیں، مطبع کا ذکر نہیں ہے۔

حسن الاسوۃ (بما ثبت من اللہ ورسولہ فی النسوۃ)

مطبعۃ الجوائب، قسطنطنیہ ۱۳۰۱ھ ۱۸۷ صفحات

یہ مسائلِ نسواں پر ایک مفصل کتاب ہے۔ ان مسائل واحکام کی فہرست ۳۰ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے یہ اپنے موضوع پر ایک انوکھی اور مفصل کتاب ہے۔

شعر وادب

مسافرانِ عدم کو گئے زمانہ ہوا

عمل بڑا ہو کہ چھوٹا جو بے ریا نہ ہوا
خدا کے ہاں وہ عمل قابلِ جزا نہ ہوا

وہ زندہ زندہ نہیں اس جہانِ فانی میں
جو اپنی زیست کے مقصد سے آشنا نہ ہوا

رہا جو درپئے آزارِ بندگانِ خدا
جہاں میں اس کا بھی ہرگز کبھی بھلا نہ ہوا

عمل میں حسنِ عمل کی بڑی ضرورت ہے
بغیر اس کے کوئی کام، کام کا نہ ہوا!

نہ جانے دے گئے داغِ جدائی کتنے غم
وہ تیرا غم ہے جو مجھ سے کبھی جدا نہ ہوا

ہوا ذلیل نہ کیا کیا تو وقت کے ہاتھوں
غرور تیرا مگر عجز آشنا نہ ہوا!

پتہ ہے کیا اُسے آفت زدوں کی حالت کا
جو خود کبھی کسی آفت میں مبتلا نہ ہوا

اسی کے ساتھ وہ میدانِ حشر میں ہوگا
کہ جس کا جس سے کبھی دوستانہ ہوا

ہے مجھ پہ تیرا کرم بے مثال و بے پایاں
یہ حق ہے مجھ سے کبھی تیرا حق ادا نہ ہوا

نہ خود ہی آتے نہ ان کی کوئی خبر آئی
مسافرانِ عدم کو گئے زمانہ ہوا!

ٹھہر سکا نہ وہ پل بھر بھی دہر میں عاجزؔ
کسی کا دہر سے جب ختم آب و دانہ ہوا

از صبحِ صادق